معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

اتمام حجت اور عذاب

—— ۱ ——

۱۔عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا،[۲] إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، أَوْ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ،[۳] فَيُقَالُ: هٰذَا فِدَاؤُكَ[۴] مِنَ النَّارِ“.

ابو بردہ اپنے والد عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت (جس میں میری بعثت ہوئی)،[۱] وہ امت ہے کہ اِس پر بڑی رحمت ہوئی ہے۔ اِس پر عذاب اِنھی کے ہاتھوں سے آئے گا۔[۲] (پھر) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہاں بھی اِن کے اہل ذمہ[۳] یا اہل شرک میں سے ہر شخص کو اِنھی میں سے کسی کے حوالے کیا جائے گا[۴] اور کہا جائے گا کہ یہ جہنم سے تمھارا فدیہ ہے۔[۵]

۱۔ یعنی زمانۂ رسالت کے بنی اسمٰعیل اور یہود و نصاریٰ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اتمام حجت کیا۔

۲۔ یہ وہی بات ہے جو سورۂ توبہ (۹) کی آیت ۱۴ میں ’يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ‘ (اللہ اُنھیں تمھارے ہاتھوں

سے عذاب دے گا) کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عاد وثمود اور اِس طرح کی دوسری قوموں کی طرح اِن پر آسمان سے عذاب نہیں آئے گا، بلکہ اُنھی لوگوں کی تلواروں سے آئے گا جو اِن میں سے ایمان لے آئیں گے۔

۳۔ اِس سے زمانۂ رسالت کے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جنھیں محکومی کی سزا دی گئی اور ذمی بنا کر اُن پر جزیہ عائد کر دیا گیا تھا۔

۴۔ یعنی جس طرح دنیا میں عذاب کے لیے اُن کے حوالے کیے گئے تھے، اُسی طرح قیامت میں بھی اُنھی کے حوالے کیے جائیں گے۔

۵۔ یعنی اِس لحاظ سے فدیہ ہے کہ اِس پر عذاب کا جو حکم تمھیں دیا گیا تھا، اُس کو نافذ کرنے سے انکار کر دیتے تو اِس کی جگہ تم جہنم کا ایندھن بنتے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند عبد بن حمید، رقم ۵۴۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن مصادر میں نقل ہوئی ہے: مسند ابو داؤد طیالسی، رقم ۴۹۶۔ مسند احمد ۱۹۲۳۱، ۱۹۲۳۶، ۱۹۰۴۹۔ صحیح مسلم، رقم ۴۹۷۴، ۴۹۷۵۔ مسند بزار، رقم ۲۶۸۶، ۲۷۸۷۔ مسند رویانی، رقم ۴۶۳، ۴۸۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۶۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۲۵۰۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۳۶۔

۲۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند بزار، رقم ۲۶۷۷ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: 'لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ، جُعِلَ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا'، یعنی اِن کے لیے آخرت میں کوئی عذاب نہیں، اِن کا عذاب دنیا ہی میں رکھ دیا گیا ہے''۔ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے منقول اِس مضمون کی روایات کے بعض طرق میں قیامت کا ذکر حذف ہو گیا ہے اور اُس کی جگہ دنیوی عذاب کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ روایت کے الفاظ ہیں: 'أُمَّتِي هٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ'' میری یہ امت (جس میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے) اُس پر رحم کیا گیا ہے۔ اِن پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں۔ اِن کا عذاب دنیا ہی میں ہے۔ یعنی فتنہ، زلزلہ اور قتل''۔ اِس مضمون کی تمام روایات پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایک موقع پر عبد اللہ بن

قیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بردہ سے سوال کیا گیا تھا کہ جب مسلمانوں کا خدا، رسول اور اُن کی دعوت سب ایک ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے جنگ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ اِس کے جواب میں اُنھوں نے اپنے والد سے سنی ہوئی یہی روایت بیان کی کہ 'إنَّ أمتي أمةٌ مرحومة، ليس عليها في الآخرة حساب ولا عذاب'، اِس کے بعد اُنھوں نے سوال کی مناسبت سے آگے فرمایا: 'إنما عذابُها في القتل والزلازل والفتن'۔ یہ غالباً ابو بردہ کے اپنے الفاظ تھے جسے بعد میں روایت کا حصہ سمجھ کر مختلف کتابوں میں قبول کر لیا گیا ہے۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۹۲۳۱ میں اِس جگہ 'دُفِعَ إِلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمِلَلِ' کے الفاظ ہیں، یعنی بندۂ مومن کو دوسری ملتوں کا ایک ایک آدمی دے دیا جائے گا۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۲۵۰۰ میں یہی بات ایک دوسرے اسلوب میں بیان ہوئی ہے۔ روایت کے الفاظ ہیں: 'إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بَعَثَ اللّٰهُ إِلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ مَلَکًا مَعَهُ کَافِرٌ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ لِلْمُؤْمِنِ: یَا مُؤْمِنُ هَاكَ، هٰذَا الْکَافِرُ فَهُوَ فِدَاؤُكَ مِنَ النَّار'' ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ہر بندۂ مومن کے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے جس کے ساتھ ایک کافر ہوگا۔ وہ فرشتہ اُس بندۂ مومن سے کہے گا: اے مومن، اِسے لے لو۔ یہ کافر جہنم سے تمھارا فدیہ ہے''۔ مسند رویانی، رقم ۴۹۴ میں یہاں 'أُعْطِيَ کُلُّ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْأَدْیَان' نقل ہوا ہے، یعنی دوسرے ادیان کے ماننے والوں میں سے ہر شخص کو میری امت کے ایک شخص کے حوالے کر دیا جائے گا۔

۴۔ صحیح مسلم، رقم ۴۹۷۴ میں 'فِدَاؤُكَ' کے بجاے 'فِکَاکُكَ' نقل ہوا ہے، یعنی یہ تمھارا چھٹکارا ہیں۔ اِس مضمون کی متعدد روایات میں 'أهل ذمه'، 'أهل شرك'، 'أهل ملل'، 'أهل أديان' اور 'كافر' کی جگہ یہودی اور نصرانی کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، جب کہ امت کی حیثیت، عذاب کا قانون اور قیامت کا ذکر حذف ہو گیا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم، رقم ۴۹۷۵ میں ہے: 'لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللّٰهُ مَکَانَهُ النَّارَ یَهُوْدِیًّا أَوْ نَصْرَانِیًّا'' ''ہر مسلمان جو دنیا سے رخصت ہوتا ہے، اللہ اُس کی جگہ ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں ڈال دیتا ہے''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۲ ——

عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ:

”أَلَا إِنَّ رَبِّيْ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِيْ هٰذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ، وَإِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ ،وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ [2] عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، [وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُّغَيِّرُوْا خَلْقِيْ] [3] وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ،[4] وَقَالَ: [يَا مُحَمَّدُ] [5] إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ [6] قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوْكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا [7] نَبْعَثْ [8] خَمْسَةً مِثْلَهُ،[9] وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ“.

عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: لوگو، سنو، میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ آج جو باتیں اُس نے مجھے سکھائی ہیں اور جن سے تم ناواقف ہو، وہ میں تمھیں سکھا دوں۔ میرے رب نے فرمایا ہے کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے کسی بندے کو دے دیا ہے، وہ اُس کے لیے حلال ہے[1]۔ اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا بنا کر پیدا کیا ہے، لیکن پھر شیاطین نے اُن کے پاس آ کر اُن کے دین سے اُنھیں پھیر دیا۔ اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جن چیزوں کو حلال کیا ہے، اُنھوں نے وہ اُن کے لیے حرام کر دیں اور اُن کو ترغیب دی کہ میرے ساتھ اُن کو شریک ٹھیرائیں جن کے لیے میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری ہے اور ترغیب دی کہ میری بنائی ہوئی ساخت کو تبدیل کر دیں[2]۔ اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر ڈالی تو اہل کتاب کے کچھ بچے ہوئے لوگوں کے سوا وہ اُن کے سب

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عرب وعجم سے ناراض ہوا اور فرمایا: اے محمد، میں نے تمھیں اِس لیے بھیجا ہے کہ تم کو آزماؤں اور تمھارے ذریعے سے دوسروں کو بھی آزماؤں۔ اور میں نے تم پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے کوئی پانی نہیں دھو سکے گا[3] اور تم سوتے جاگتے اِس کتاب کو پڑھو گے[4]، اور کوئی شبہ نہیں کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا ڈالوں[5]۔ اِس پر میں نے عرض کیا کہ پروردگار، میں یہ کروں تو قریش کے لوگ تو میرا سر پھاڑ کر اُسے کھائی ہوئی روٹی بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اُن کو نکلنے کے لیے کہنا، جس طرح اُنھوں نے تمھیں نکلنے کے لیے کہا ہے اور اُن سے جنگ کرنا، ہم بھی تمھارے ساتھ ہو کر جنگ کریں گے اور تم اپنے مجاہدین پر خرچ کرنا، عنقریب ہم بھی تم پر عنایت فرمائیں گے، اور اپنا لشکر روانہ کرنا، ہم اُس کے ساتھ پانچ گنا لشکر مزید روانہ کر دیں گے، اور تم یہ قتال اپنے فرماں برداروں کو لے کر اُن کے ذریعے سے اپنے نافرمانوں کے ساتھ کرنا[6]۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ یعنی دیا ہے اور وہ جائز طریقے سے اُس کو مل گیا ہے۔

۲۔ یعنی فطرت کو مسخ کر لیں۔ چنانچہ توحید کے بجاے شرک کے علم بردار بن جائیں، پھر اسی کے تحت وہ سب چیزیں اختیار کر لیں جو فطرت کی تبدیلی کے حکم میں ہیں، مثلاً رہبانیت، برہمچرج، عورتوں کا مرد اور مردوں کا عورت بننا اور اِس طرح کی دوسری خرافات۔

۳۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جس طرح، جن الفاظ میں اور جس نظم و ترتیب کے ساتھ نازل کی گئی ہے، قیامت تک اُسی طرح باقی رہے گی۔

۴۔ یہ اِس بات کی تعبیر ہے کہ اُس کی تلاوت صبح و شام ہوتی رہے گی۔

۵۔ یعنی جب وہ تکذیب کر دیں تو اُسی طرح جلا ڈالوں، جس طرح اُن سے پہلی قومیں اپنے رسولوں کی تکذیب کے جرم میں آسمان کے عذاب سے جلا کر بھسم کر دی گئیں۔

۶۔ مطلب یہ ہے کہ تمھارے قریش کو جلا ڈالنے کی صورت یہ ہوگی کہ اُن پر خدا کا عذاب تمھاری اور تمھارے ساتھیوں کی تلواروں کے ذریعے سے آئے گا۔ یہ ٹھیک اُس قانون کا بیان ہے جو آپ کے بارے میں قرآن مجید میں بیان ہوا ہے، یعنی 'يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ' (التوبہ ۹: ۱۴)۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۵۱۱۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عیاض بن مجاشعی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

الجامع معمر بن راشد، رقم ۶۹۳۔ مسند طیالسی، رقم ۱۱۶۳۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۹، ۱۷۹۶۵، ۱۷۹۶۷۔ الآحاد و المثانی، ابونعیم، رقم ۱۰۸۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۵۶، ۷۷۵۷۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۲۷۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۵۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۴۱۳، ۱۴۴۱۷، ۱۴۴۱۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۲۱۔ معرفۃ الصحابہ، ابونعیم، رقم ۴۹۷۰۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۸۱، ۱۶۳۵۳۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۹ میں یہاں 'فَاجْتَالَتْهُمْ' کے بجائے 'فَأَضَلَّتْهُمْ' کا لفظ آیا ہے۔ دونوں کم و بیش ہم معنی ہیں۔

۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۵۷۔

۴۔ ابن کثیر کی جامع المسانید والسنن، رقم ۸۵۸۳ میں یہاں 'إِلَّا بَقَايَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ' کے الفاظ ہیں۔ مسند احمد کے محقق شعیب ارنؤوط نے مسند کے ایک قدیم مخطوطے میں بھی اِس اضافے کی نشان دہی کی ہے۔

۵۔ مسند طیالسی، رقم ۱۱۶۳۔

۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۴۱۳ میں 'أَنْ أُحَرِّقَ' کے بجائے 'أَنْ أَغْزُوَ' نقل ہوا ہے، یعنی میں اُن سے جنگ کروں۔

۷۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۹ میں یہاں 'جَيْشًا' کے بجائے 'جُنْدًا' کا لفظ ہے۔ دونوں کا مدعا ایک ہی ہے۔

۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۵۶ میں یہاں 'نَبْعَثْ' کے بجائے 'نُمِدُّكَ' کا لفظ آیا ہے، یعنی ہم تمھارے لیے بڑھا دیں گے۔

۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۲۱ میں یہاں 'وَابْعَثْ جَيْشًا أَبْعَثْ خَمْسَةَ أَمْثَالِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ' ''اور تم لشکر روانہ کرو، ہم فرشتوں کے اُس جیسے پانچ لشکر روانہ کر دیں گے'' کا اضافہ ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب.** ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح.** ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى.** ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

والتوزيع.
الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.
محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠ھ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.
مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.
النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.
النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com